رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر نسیم سیفی

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون: ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۶ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ، ۱۷ فتح ۱۳۶۷ ہش، ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

غیروں کے سبّ و شتم اور دشنام دہی پر صبر کرو

"تم میں سے کون ہے کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے پس اگر وہ تمہیں ستاویں اور دکھ دیں یا تمہیں جوش دلاتے کیلئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں تو تم صبر کرو اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور انکے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے تمہیں بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آ رہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا میں نہیں آئے۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھیں ..... ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہوئے ہیں جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے اور آپ اس سے دور ہیں۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کس کی زندگی لعنتی اور کس کی زندگی پاک ہے۔ پس تم ایسے دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ کہ گویا مر ہی جاؤ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچاوے۔ دنیا کیلئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں مگر دنیا نہیں سمجھتی لیکن کسی دن سمجھے گی۔ دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دیدی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۱۷-۵۱۶)

"..... میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جلّشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدائے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا اور وہ جو اُس کی طرف سے اصلاحِ خلق کے لیے بھیجا گیا اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں اُن سے جنگ کروں گا (حاشیہ: جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضاء و قدر کا جنگ:) اور وہ میرے حملے اُن پر ہونگے جو اُن کے خیال و گمان میں نہیں کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے ارادہ کیا ہے اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملے سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں اور وہ فرماتا ہے کہ:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خُدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۵۱۸)

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:

"عزیزم میر مسعود احمد صاحب ابن حضرت سیّد محمد اسحاق صاحب کل سے بہت بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں انکی مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے"

• محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب زعیم انصار اللہ ضلع راولپنڈی کو ۱۳ دسمبر کی صبح کو سیر کرنے کے بعد بائیں جانب سینہ میں درد ہوا تھا۔ فوری طور پر ہسپتال لے جاتے پر دل کا ہلکا سا دورہ تشخیص ہوا ہے۔ مزید ٹیسٹوں کیلئے ابھی چند دن ہسپتال میں رہیں گی۔ تمام احبابِ جماعت، بزرگوں اور خاندان حضرت اقدس سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محترمہ کو صحت والی تندرست لمبی زندگی عطا فرمائے اپنے بچوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین

(سید شبیر احمد شاہ۔ گول بازار۔ ربوہ)

محترم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف وفات پا گئے

افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف ۱۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کو ۶۲ سال کی عمر میں دو ماہ کی علالت کے بعد ربوہ میں وفات پا گئے۔ اگلے روز ۱۲ دسمبر کو بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد ہی نے دعا کرائی۔ محترم پروفیسر صاحب میاں عبدالرحیم ماہر کوٹلوی مرحوم کے صاحبزادے حضرت مولانا عبدالرحیم درد مرحوم کے داماد تھے۔

مرحوم عاطف صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فزکس کے پروفیسر تھے ۵۵-۱۹۵۴ء سے لیکر ۱۹۸۶ء تک بطور واقفِ زندگی کارکن نہایت بے غرضی اور بے نفسی سے جماعت احمدیہ کی خدمت کی۔ اپنے مضمون میں بہت ماہر اور ہر لحاظ سے حاوی تھے۔ ۱۹۸۶ء میں ساٹھ سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے اس کے بعد گھر پر بھی رہے۔ اگرچہ دو سال کے قریب عرصے میں ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود گھر پر طلباء کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ فتح ۱۳۶۷ ہش ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء

آپ کے خطوط

جب سے عدالتِ عالیہ کی طرف سے الفضل پر پابندی کی وجوہات کو کالعدم قرار دیئے جانے کے بعد سے الفضل جاری ہوا ہے ہمیں دنیا کے کونے کونے سے مبارک باد کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ یہ تمام خطوط خلوصِ دل کا بھی اظہار ہے اور تعلقِ خاطر کا بھی۔ ان سے یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ہر فرد کو اپنے پیارے امام سے کس قدر محبت ہے اور وہ حضور کے ارشادات اور حضور کی مصروفیات کے متعلق وضاحت سے جاننے کے لئے کتنے بے تاب رہتے ہیں اور دیگر دینی امور سے واقفیت حاصل کرنے کو کس قدر اہم سمجھتے ہیں۔ یہ تمام دوست الفضل کو آپس میں ایک حقیقی اور قریبی رابطے کا ذریعہ گردانتے ہیں۔ یہی باتیں انہیں الفضل کے دوبارہ اجراء پر مبارک باد پیش کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

ہم چاہتے تو یہ ہیں کہ ان تمام احباب کو فرداً فرداً مبارک باد کے لئے شکریہ کا خط لکھیں لیکن جیسا کہ سب دوست جانتے ہیں یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ دوسرا طریق ان مبارک بادوں کی وصولی کی اطلاع دینے اور ان کے لئے شکریہ کے اظہار کا یہ بھی ہے کہ ہر مبارک باد دینے والے کا ذکر الفضل میں کر دیا جائے۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جس کثیر تعداد میں خط موصول ہو رہے ہیں ان کے پیش نظر یہ بات بھی ممکن نظر نہیں آتی۔ چنانچہ ہم اپنے اس کالم میں تمام احباب کا بغیر نام لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے خلوص دل میں برکت دے اور تعلق خاطر کو محبت کے اضافے سے نوازے۔ جس طرح آپ نے ہمیں مبارک باد دی ہے ہم بھی اپنی طرف سے آپ کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سب کی دعائیں سنیں اور ان کو اپنے فضل سے نوازا اور اخبار الفضل کے جاری ہونے کے سامان فراہم فرما دیئے۔

ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکرانہ ادا کریں اور اُس سے اس بات کی مدد مانگیں کہ ہمیں ہم سب کو مل جل کر الفضل کو بہتر سے بہتر یعنی مفید سے مفید تر بنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

مجھ پہ الزام لگا، مجھ کو یہ اعزاز ملا
اپنی پائندہ روایت کا مجھے راز ملا
میری خاموش نگاہوں کا مقدر دیکھو
ان کو اکرام ملا، نطق کا اعجاز ملا

(ابوالاقبال)

ہجر کی لذّت

نہ جاہ کی ہے تمنّا نہ خواہشِ حشمت
میری نگاہ میں ان کی ذرا نہیں قیمت

زَہے نصیب کہ دل سی حقیر شَے دے کر
حضورِ حُسن سے مل جائے عشق کی دولت

وصالِ یار بھی جاں بخش ہے مجھے تسلیم
ہے طُرفہ تر مگر اس سے بھی ہجر کی لذّت

نہ مبتلائے غم و فکر ہو کہ جلدی ہی
خدائے قادر و اعلیٰ کی آئے گی نصرت

یہ حادثات کے سیلاب تھم ہی جائیں گے
نہیں رہے گی ہمیشہ غموں کی یہ شدّت

دکھا رہی ہے مجھے کائنات کی ترتیب
خزاں کے بعد چمن میں بہار کی رنگت

غموں کے دوش پہ خوشیاں سوار آتی ہیں
اٹھا کے لاتی ہے صبح کو رات کی ظلمت

زمیں کی سختیاں حائل نہ ہو سکیں رَہ میں
نمو کے شوق سے دانے میں جب ہوئی حرکت

یہ کائنات تِرا اقتدار مانے گی
جھکیں گے ارض و سما دیکھ کر تِری عظمت

ہمیں قبول ہیں وہ لاکھ ذلّتیں اشرف
کہ جن کے بعد میسّر ہو دین کو عزّت

محمد شفیع اشرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی قربانی کی استعداد بڑھانے کے تین گُر

فرمودہ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

جماعت احمدیہ کے تیسرے امام سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ۱۹ راگست ۱۹۶۶ء کے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

" دوست جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سی غریب جماعت کو ساری دنیا کے مقابلہ پر لا کھڑا کیا ہے اور فرمایا کہ تمام ادیان باطلہ کا مقابلہ کرو۔۔۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف اپنی اس جماعت کو بڑے ہی وعدے دیئے اور فرمایا کہ تم ان اقوام اور ان مذاہب کی طاقت کو دیکھ کر گھبرانا نہیں اور ان کے اموال پر نظر کر کے تمہیں پریشانی لاحق نہ ہو۔ کیونکہ میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میری بھیجی ہوئی تعلیم پر عمل کرو گے اور میرے بتائے ہوئے طریق پر چلو گے تو تھوڑے ہونے کے باوجود اور کمزور ہونے کے باوجود اور غریب ہونے کے باوجود آخری فتح اور کامیابی تمہارے ہی نصیب ہوگی۔

اس چیز کو دیکھتے ہوئے اور اس چیز کو سمجھتے ہوئے ہم پر بڑی ہی قربانیوں کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جن میں سے ایک مالی قربانی ہے۔

پہلا گُر۔ اپنی آمد کو مزید محنت سے بڑھانے کی کوشش کرو

اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ مطالبہ تو نہیں کیا کہ ہم اپنی طاقت اور استعداد سے بڑھ کر اس کی راہ میں قربانی دیں۔ کیونکہ ایسا مطالبہ غیر معقول ہوتا اور اللہ تعالیٰ تو عقل اور حکمت اور علم اور نور کا سرچشمہ ہے۔ وہ تو نور ہی نور ہے۔ اس کی طرف سے اس قسم کا کوئی مطالبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں یہ ضرور بتاتا ہے کہ میں نے قوت استعداد اور اموال کے بڑھانے کے کچھ طریق بھی رکھے ہیں تم اپنی طاقت سے بڑھ کر قربانی نہیں دے سکتے لیکن تم قربانی دینے کی طاقت کو ہر وقت بڑھا سکتے ہو۔ پس قربانی دینے کی طاقتوں کو تم بڑھاؤ۔

تین موٹی باتیں

میں اس وقت دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں:۔

(۱) اول اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔۔۔۔۔۔ کہ مالی اور اقتصادی لحاظ سے تم جس مقام پر بھی ہو۔ وہ تمہارا آخری مقام نہیں۔ مزید ترقیات کے دروازے تمہارے سامنے ہیں۔ جنہیں تم اپنی سعی سے، اپنی کوشش سے، اپنی جدوجہد سے، اپنی محنت سے کھول سکتے ہو۔ یعنی اگر تم اپنے پیشہ میں مزید مہارت حاصل کر لو جتنی محنت اور توجہ سے تم اس وقت کام کر رہے ہو۔ اس سے زیادہ محنت اور توجہ سے کام کرو۔ اور ذرائع تمہیں میسر آئے ہوئے ہیں ان کو تم پہلے سے زیادہ بہتر طریق پر استعمال کرو۔ یعنی تدبیر کو اپنے کمال تک پہنچاؤ اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں بھی کرتے رہو کہ وہ تمہارے اموال میں برکت ڈالے اور تمہاری کوششوں کو بار آور کرے تو اس کے نتیجہ میں تمہارے اموال بڑھ جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی مالی قربانی کی استعداد بھی۔ مثلاً اگر ہم میں سے ہر ایک کی آمد بڑھ جائے۔ لیکن جذبۂ ایثار اتنا ہی رہے جتنا پہلے تھا تب بھی کمیّت کے لحاظ سے ہماری مالی قربانی میں بڑا نمایاں فرق آ جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی آمد ایک سو روپیہ ماہوار ہے اور وہ اپنے جذبۂ ایثار سے مجبور ہو کر اور اپنی استعداد کے مطابق اس میں سے بیس فیصد روپیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اگر وہ محنت کرے، اگر وہ اپنے علم میں زیادتی کرے، اگر وہ اپنے ذرائع کو بہتر طریق پر استعمال کرے اور اگر وہ اپنی دعاؤں کے نتیجہ میں اپنی آمد کو سو سے دو سو ماہانہ کر دے اور اس کی قربانی بیس فیصد ہی رہے تو پہلے وہ بیس روپے ماہوار دیتا تھا اب وہ چالیس روپے ماہوار دے گا۔

تو کمیّت کے لحاظ سے مالی قربانی میں دگنا اضافہ ہو جائے گا کیونکہ اس کی آمد پہلے کی نسبت دگنی ہو گئی۔

دوسرا گُر۔ سادہ زندگی اختیار کرو

ایک اور طریق اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ تم اپنے خرچ کو (دین حق۔ ناقل) کی تعلیم کے مطابق ضبط میں لاؤ۔ سادہ زندگی گزارو۔ رسم و رواج جو بیاہ شادیوں کے موقع پر یا موت فوت کے موقع پر لوگوں میں رائج ہیں ان کے نتیجہ میں اسراف کی راہوں کو اختیار کیا جاتا ہے۔ تم ان راہوں کو اختیار نہ کرو۔ اور سادہ زندگی اختیار کر کے اپنے خرچوں کو کم کر دو۔ تو اس کے نتیجہ میں بھی تمہاری قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کی طاقت اسی نسبت سے بڑھ جائے گی۔ مثلاً ایک شخص کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے اور اس کو اپنی ذات اور اپنے خاندان پر اسّی روپیہ ماہوار خرچ کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور بعض باتوں میں وہ اسراف کرتا ہے اور سادگی کی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اگر وہ سادہ زندگی کو اختیار کرے اور اس کا خرچ اسّی روپیہ سے گر کر ستّر روپیہ ماہوار پر آ جائے تو اس کو سادگی سے اختیار کرنے کے نتیجہ میں دس روپیہ ماہوار زیادہ قربانی کرنے کی طاقت حاصل ہو گئی۔ اگر وہ چاہے تو خدا کی راہ میں اسے دے سکتا ہے۔

اس لئے میں تفصیل میں جائے بغیر احباب جماعت کو اور جماعتی نظام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت فضل عمر ۔۔۔۔ نے تحریک جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی کے جو مطالبات رکھے ہیں ان کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے بہت سی جماعتیں اور بہت سے افراد اس چیز کو بھولتے جا رہے ہیں۔ اگر ہم مثلاً بدقسمتی سے سینما دیکھنے کے عادی ہوں اور اب سینما دیکھنا چھوڑ دیں تو وہ دس پندرہ روپے جو ہم سینما دیکھنے پر خرچ کرتے ہیں وہ ہمارے پاس بچ رہیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو یہ رقم خدا کی راہ میں دے سکتے ہیں

پس میں جماعت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک جدید کے وہ مطالبات جو سادہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں ان کو جماعت میں دہرایا جائے اور افراد جماعت کو پابند کیا جائے کہ وہ ان مطالبات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔

اسی طرح بہت جگہ سے یہ شکایت آتی رہتی ہے کہ بعض خاندانوں میں رسوم اور بدعادات عود کر رہی ہیں۔ مثلاً شادی کے موقع پر اسراف کی راہوں کو اختیار کیا جاتا ہے اور بلا ضرورت محض نمائش کے طور پر بہت سا خرچ کر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ تو اس کے نتیجہ میں مقروض ہو جاتے ہیں اور پھر ساری عمر ایک مصیبت میں گزارتے ہیں۔ یہ تو وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں دے دیتا ہے لیکن ایک اور سزا ہے جو بظاہر ان کو نظر نہیں آتی کہ اس کے نتیجہ میں وہ بہت سی ایسی نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ سادگی کو اختیار کرتے اگر وہ رسوم کی پابندی کو چھوڑ دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو نیکیوں کی توفیق عطا کرتا اور ان کو اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی ایسی نعمتیں حاصل ہوتیں کہ دنیا کی لذتیں اور دنیا کے عیش اور ان کی نمائشیں انکے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہ رکھتیں۔

پس جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے ان مطالبات کو دہراتی رہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس طرح وہ اپنے پیسوں کو بچا سکے اور اس کی قربانی کی قوت اور استعداد پہلے کی نسبت بڑھ جائے اور وہ اپنی اس بڑھی ہوئی حیثیت اور طاقت کے مطابق قربانی کرنے والی ہو۔ اس طرح دوست پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

تیسرا گُر۔ جذبہ ایثار میں اضافہ کرو

تیسری بات جس کی طرف قرآن کریم ہمیں متوجہ کرتا ہے وہ جذبہ ایثار ہے اور شُحِّ نفس سے بچنا ہے۔ جب یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو انسان بہت سی جائز ضرورتوں کو بھی

(باقی ص ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بول چال

مکرم سیّد سجاد احمد صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت گویائی سے نوازا جیسا کہ ارشاد باری ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان سکھایا۔ یہاں بیان سے مراد نطق یعنی بول چال بھی ہے۔ اور بول چال کے لئے الفاظ کا استعمال ضروری ہے۔ خواہ وہ کسی زبان کے ہوں۔ بغیر الفاظ کی ادائیگی کے مافی الضمیر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ الفاظ ہی تو ہیں جو ہمیشہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں آپ غصہ میں ہوں تو وہی الفاظ دوسرے کو چھید کر رکھ دیتے ہیں۔ پیار و محبت میں وہی الفاظ ٹھنڈی میٹھی چھاؤں بن جاتے ہیں۔ زخموں کے لئے مرہم اور غم واندوہ میں باعثِ اطمینان وسکون ثابت ہوتے ہیں۔ الفاظ کے تانے بانے میں الجھ کر انسان بہت کچھ کہہ جاتا ہے۔ اور یہ الفاظ ہی ہیں جن سے سبھی انسانوں کا دن رات کا واسطہ ہے۔ کسی قسم کے جذبہ کا اظہار سوائے الفاظ کے کسی اور طرح ممکن ہی نہیں ہے۔ صبح کے اخبارات سے لے کر ریڈیو۔ ٹیلی ویژن۔ ٹیلیگرام۔ ٹیلیفون۔ ٹیلی پرنٹر۔ کتابوں رسالوں۔ تحریروں تقریروں تک الفاظ ہی کا سکہ چلتا ہے۔ لفظ بولتے ہیں کبھی حکم بن کر کبھی التجاء بن کر کبھی دھمکی بن کر کبھی گھرکی بن کر۔ کبھی غیض وغضب بن کر۔ اور یہ الفاظ ہر لحظہ لڑتے جھگڑتے چیختے چلاتے چلے جاتے ہیں اور اکثر الفاظ راحت واطمینان اور تسکین روح کا باعث بھی ہوتے ہیں غرضیکہ الفاظ آپ کو آسمانی رفعتوں سے بھی ہم کنار کر سکتے ہیں۔ اور تحت الثریٰ تک بھی پہنچا سکتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"بلاشبہ وہ تمام عمدہ باتیں جن سے انسان کو نفع پہنچتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے دل میں ڈالی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ بھی ...... کہتا ہے ..... بُری اور اچھی باتیں جو انسان کے دل میں پڑتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی الہام ہوتی ہیں۔ اچھا آدمی اپنی اچھی طبیعت کی وجہ سے اس لائق ہوتا ہے کہ اچھی باتیں اس کے دل میں پڑیں اور بُرا آدمی اپنی بری طبیعت کی وجہ سے اس لائق ٹھہرتا ہے کہ بُرے خیالات اور بد اندیشی کی تجویزیں اس کے دل میں پیدا ہوتی رہیں ...... ظاہر ہے کہ یوں تو کوئی القاء الفاظ کے بغیر نہیں ہوتا۔ اور ایسے معانی جو الفاظ سے مجرد ہوں ذہن میں آ ہی نہیں سکتے .... یہ بات تو ہم دوبارہ یاد دلا دیتے ہیں۔ کہ گو کسی قسم کا القاء ہو الفاظ ہمیشہ ساتھ ہوں گے مثلاً کوئی شاعر جو ایک مصرعہ کے لئے دوسرا مصرعہ تلاش کرتا ہے تو اسکے ذہن میں منجانب اللہ کوئی القاء ہوگا۔ تو الفاظ کے ساتھ ہی ہوگا۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۳-۱۴ حاشیہ)

پس الفاظ کے استعمال کے لئے قرینہ اور سلیقہ درکار ہے ؎

سفینے کو بڑھا لیکن قرینے سے سلیقے سے
یوں ہی بہتے ہوئے اے ناخدا ساحل نہیں ملتا

الفاظ کے سفینے کو بڑھانے سے پہلے یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس کا رخ اور اس کی سمت کس طرف ہے۔

"ہاں" اور "نہ" دو چھوٹے چھوٹے لفظ ہیں لیکن ان کے نتائج بہت بڑے ہیں ایک "ہاں" سے بہت سے امور سنور جاتے ہیں۔ بگڑی بن جاتی ہے۔ اور ایک "نہ" سے بہت سے معاملات بگڑ جاتے ہیں اور بیڑہ غرق ہو جاتا ہے۔ اچھے کلام کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب بادشاہ وقت نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بات چیت کی تو انہیں ہر طرح سے اہل پایا اور کہا کہ آج سے تو ہمارے ہاں معزز وزیر خزانہ ہے۔

صرف کلام کرنے سے ہی اسے پتہ چل گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام میں کیا کیا اہلیتیں پائی جاتی ہیں۔ گفتگو کے انداز سے انسان کی بہت سی باتوں کا پتہ چل جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے ایک جگہ فرمایا:

"یہ بات بہت ہی ظاہر اور عام فہم ہے کہ جاہل اور عاقل کی تقریر میں ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۵)

پس ضروری ہے کہ اپنی زبان کے الفاظ کی پوری احتیاط کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

میرے بندوں کو کہہ دو کہ وہ اچھی بات منہ سے نکالا کریں یقیناً شیطان اس میں فساد ڈلوا دیتا ہے۔ اور یقیناً شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

پھر فرمایا:

(انسان) زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک منتظر لکھنے کو تیار ہوتا ہے۔

اور سب سے اچھی بات اور قول حسن کے متعلق ارشاد باری ہے:۔ کہ

اس شخص کے کلام سے کس کا کلام بہتر ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے اور نیک اعمال بجالاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک حدیث نبویؐ کو اس طرح شعروں میں بیان فرمایا ہے کہ ؎

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائیگا
وہ اک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیّدنا سیّد الوریٰ

بہت سی بلائیں اور فساد صرف زبان کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے:۔

بعض دفعہ مصیبت بات کرنے پر موقوف ہوتی ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں ارشاد باری ہے کہ

جب تم اپنی زبان سے کوئی بات نکالو تو انصاف سے کام لو چاہے وہ تمہارا قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو۔

اور سنی سنائی باتوں اور افواہوں کے متعلق تو سخت تاکید کی گئی ہے کہ

کسی ایسی بات کے پیچھے نہ لگ جاؤ جس کا تمہیں پورا علم نہ ہو حقیقت یہ ہے کہ کان آنکھ اور دل سب ہی کی بازپرس ہوگی۔

اسی طرح احادیث نبویہ سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ سنی سنائی بات کو دبوچ کر لے اڑنا بھی جھوٹ کے ذیل میں آتا ہے اور ایک آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی امر کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ مجلس میں کی گئی ہر بات کو دوسری جگہ بیان کرنا امانت کے خلاف اور بددیانتی کے مترادف ہے۔ لیکن آج کل ان باتوں کی طرف توجہ کم دی جاتی ہے جس کی وجہ سے بہت سی خامیاں پیدا ہوتی ہیں۔ زیادہ باتیں بلا سوچے سمجھے کر لی جاتی ہیں۔ اور جب وہی باتیں سامنے آتی ہیں تو انسان شرمندہ ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کا شعر ہے:۔

مت کرو بک بک بہت اسکی دلوں پر ہے نظر
دیکھتا ہے پاکیٔ دل کو نہ باتوں کی سنوار

پس اس صنف میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہمارا معاشرہ آج کل اس سے منحرف ہو کر رہ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے باہمی اعتماد جاتا رہا ہے اور عدم اعتمادی بڑھ گئی ہے حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد ہے:۔

"وہ شخص بڑا نالائق اور دون ہمت کہلاتا ہے جس کی زبان پاکوں اور مقدسوں کی تحقیر میں تو بڑی چلتی ہو لیکن کلمۂ حق بولنے کے وقت میں گونگی ہو جائے۔"

(پیغام صلح صفحہ ۳۰۲ حاشیہ)

پھر فرمایا:۔

"سچ کہو۔ جھوٹ نہ بولو۔ بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو اور اپنے فعل اور قول سے کسی کو نقصان مت پہنچاؤ۔"

(ایضاً صفحہ ۳۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری گفتگو اور ہماری باتیں ایسی ہوں جو دوسروں کے لئے راحت وسکون و اطمینان کا موجب ہوں قول احسن اور شیریں زبانی سے ہم دلوں کو مسخر کرنے والے ہوں۔ اور ہمارا قول وفعل ہم آہنگ ہو۔ آمین۔

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے" (حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کا دوبارہ اجراء

4 سالہ بندش کی داستان

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی

لاہور ہائی کورٹ نے روزنامہ الفضل کے ڈکلریشن کی منسوخی کا حکم غیر قانونی قرار دیکر کالعدم کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں تین سال گیارہ ماہ اور ۹ روز کی جبری بندش کے بعد "الفضل" ایک بار پھر منظرِ عام پر آگیا ہے۔

عدالت عالیہ کے جج جناب جسٹس ضیاء محمود مرزا نے یہ فیصلہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دائر کردہ ایک رٹ پٹیشن پر ۲۰ نومبر ۱۹۸۸ء کو صادر کیا جس کے بعد ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء سے "الفضل" کا از سرِ نو اجراء ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ کے آرکیو کی اس طویل جبری بندش کے بارے میں حقائق افادۂ عام کے لئے اور ریکارڈ کی خاطر پیش خدمت ہیں:

—— (۲۹/۸/۱۹۸۴) ——

روزنامہ الفضل کو حکومت پنجاب کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اظہارِ وجوہ کا ایک نوٹس جاری کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ الفضل کے مختلف شماروں میں مبینہ طور پر قابلِ اعتراض مواد شائع کیا گیا ہے اس لئے کیوں نہ آپ کو تیس ہزار روپے کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا جائے اس نوٹس میں جس قابلِ اعتراض مواد کا ذکر کیا گیا تھا وہ الفضل میں شائع ہونے والے یہ الفاظ تھے:

- "نماز تراویح کے بارے میں ضروری اعلان"۔
- "میں بنی نوع انسان سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں"۔
- اعمال کے باغ کی سرسبزی......"
- "اخبار احمدیہ۔ پیارے ابا جان مرحوم کا ذکر خیر"۔
- "اخبار احمدیہ۔ علم کے تین مدارج"۔

—— (۱۵-۹-۱۹۸۴) ——

جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ متذکرہ بالا نوٹس قانون کی متعلقہ دفعات پر غور کئے بغیر جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس کی متعلقہ دفعہ کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔

—— (۴-۱۲-۱۹۸۴) ——

الفضل کے پبلشر مسعود احمد صاحب دہلوی اور پرنٹر کو ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی طرف سے نوٹس جاری کیا گیا کہ وہ دس روز کے اندر اندر تیس ہزار روپے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے پاس جمع کرائیں۔ اس نوٹس پر تاریخ اجراء ۴ دسمبر ۱۹۸۴ء درج تھی لیکن یہ دس روز کی مقررہ میعاد گزر جانے کے بعد پرنٹر اور پبلشر کو ۱۵ دسمبر ۱۹۸۴ء کو ملا۔

—— (۸-۱۲-۱۹۸۴) ——

الفضل کے پرنٹر اور ضیاء الاسلام پرنٹنگ پریس کے کیپر کو اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا کہ وہ ۱۲-۱۲-۸۴ کو ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب کے پاس حاضر ہو کر وجہ بیان کریں کہ کیوں نہ ان سے تیس ہزار روپے کی ضمانت طلب کی جائے۔ یہ نوٹس بھی ۱۵/۱۲/۸۴ کو میعاد گذر جانے کے بعد موصول ہوا۔

—— (۱۲-۱۲-۱۹۸۴) ——

چنیوٹ کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے آرڈر مجریہ ۱۰-۱۲-۸۴ کے تحت پریس کو تین ماہ کے لئے سر بمہر کر دیا۔ (یعنی نوٹس موصول ہونے سے تین روز پہلے)

—— (۲۲-۱۲-۱۹۸۴) ——

ادارہ الفضل نے پریس کو سربمہر کرنے کے متذکرہ بالا آرڈر کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن نمبر ۵۵۶۲/۸۴ دائر کی۔

—— (۲۳-۱-۱۹۸۵) ——

رٹ پٹیشن زیر سماعت تھی کہ اسی دوران ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے "الفضل" کے ڈکلریشن کو منسوخ کر دیا۔ اس طرح الفضل کی اشاعت جو پریس کے سربمہر ہونے کی وجہ سے جبراً بند تھی پریس کی مہر کھل جانے کے بعد بھی جاری نہ ہو سکی اور طویل عرصہ اخبار بند رہا۔

—— (۲۰-۱۱-۸۸) ——

لاہور ہائی کورٹ نے ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے پریس کو سربمہر کرنے اور ڈکلریشن کی منسوخی کے ہر دو احکامات کو غیر قانونی قرار دے دیا اور الفضل کا ڈکلریشن بحال ہو گیا

—— (۲۸-۱۱-۸۸) ——

"الفضل کا از سرِ نو اجرا ہوا"

عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن کی سماعت کے دوران الفضل کی طرف سے جو وکلاء پیش ہوتے رہے۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ عابد حسن منٹو۔ سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔

۲۔ مبشر لطیف ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔

۳۔ اے وحید سلیم ایڈووکیٹ۔ سپریم کورٹ۔

جو وکلاء حضرات مختلف مراحل میں مشوروں اور دیگر خدمات میں شریک رہے وہ یہ ہیں:۔

۱۔ مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ لاہور

۲۔ مختار احمد بٹ ایڈووکیٹ لاہور

۳۔ مبارک احمد طاہر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔ آمین ؛؛

خدا تعالیٰ تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس کے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا، اور ان کی حفاظت کرتا، اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں۔ اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں۔ ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھیرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہزاروں بھیڑ اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ لیکن اگر ایک آدمی مارا جاوے تو بڑی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(روایت حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر گھڑی عمل میں لگے رہو کیونکہ عمل مقبول ہے

اگر خلوص کے ساتھ اعمال بجا لاؤ تو قابل رشک قرار پاؤ گے

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک خطبہ

ابن عساکر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (ایک مرتبہ) خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں اور ہم سب موت کے بعد اسی سے عزت و اکرام کے طالب ہیں۔ یقیناً میری اور تم سب کی موت قریب ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ اللہ نے آپؐ کو بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا تاکہ جو زندہ ہیں ان کو انذار کریں اور انکار کرنیوالوں پر حجت تمام ہو جائے۔ پس جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت پا گیا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوگا۔ میں تم کو تاکیدی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور خدا کے اس حکم کو جو اس نے بطور شریعت تمہارے لئے مقرر کیا ہے اور تمہیں اس کی طرف رہنمائی کی ہے مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ . . . ہدایت کا خلاصہ کلمہ توحید کے بعد یہ ہے کہ جس کو اللہ نے تمہارا امیر بنایا ہے اسکی بات سنو اور مانو کیونکہ جو اللہ اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں کی اطاعت کرے وہ کامیاب ہو گیا اور جو حق اس کے ذمہ تھا وہ اس نے ادا کر دیا۔ نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچو۔ کیونکہ جو شخص نفسانی خواہشات اور لالچ اور غصہ سے بچ گیا وہ بامراد ہو گیا۔ تم کبر و غرور سے بچو۔ اس شخص کو غرور کا حق ہی کیا ہے جو مٹی سے پیدا ہوا اور واپس مٹی میں لوٹ جائیگا اور کیڑے اس کو کھالیں گے۔ اور جو آج زندہ ہے اور کل مر جائے گا۔ پس ہر دن اور ہر گھڑی عمل میں لگے رہو۔ مظلوم کی بد دعا سے بچو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ صبر کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اور محتاط رہو کہ احتیاط نفع مند ہے اور عمل کرو کیونکہ عمل مقبول ہے۔ اللہ نے جس عذاب سے ڈرایا ہے اس سے ڈرتے رہو اور جس رحمت کا وعدہ کیا ہے اس کی طرف تیزی سے بڑھو اور سمجھو اور خوب سمجھو اور بچو اور بہت بچو۔ کیونکہ اللہ نے تمہارے سامنے وضاحت سے وہ باتیں بیان کر دی ہیں جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے اور وہ امور بھی بتا دیئے ہیں جن کے ذریعہ سے تم سے پہلے لوگ نجات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال و حرام چیزیں اور پسندیدہ و ناپسندیدہ اعمال کھول کر بتا دیئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں یا اپنے آپ کو (اس خیر سے) محروم رکھوں۔ سب توفیق اللہ سے ہی ملتی ہے اور سب طاقت و قوت اللہ کو ہی حاصل ہے اور یاد رکھو کہ اگر تم خلوص کے ساتھ اعمال بجا لاؤ تو تم نے اپنے رب کی اطاعت کی ہے اور اپنی خوش قسمتی کا تحفظ کر لیا ہے۔ اور قابل رشک قرار پا گئے ہو۔ اور جو دینی اعمال تم فرائض سے زائد اپنی خوشی سے بجا لاؤ ان کو اپنے آگے نوافل کے طور پر بھیجو تاکہ اپنی گزشتہ فروگزاشتوں کی تلافی کر سکو۔ نیز وہ آئندہ احتیاج اور ضرورت کے وقت تمہارے کام آئیں گے۔ پھر اے بندگان خدا اپنے بھائیوں اور دوستوں کے متعلق بھی سوچو جو فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پا لیا اور اپنے ٹھکانہ پر پہنچ گئے اور موت کے بعد حسب اعمال شقاوت یا سعادت کے وارث بن گئے۔ یقیناً اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ اور انسانوں کے درمیان کوئی خاندانی رشتہ داری کا تعلق نہیں جس کے بدلہ میں اللہ ان کو خیر عطا کرے یا دکھ سے بچائے۔ ہاں یہ چیز اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم کی پیروی سے ملتی ہے۔ وہ سکھ سکھ نہیں جس کے بعد دوزخ ملے اور وہ دکھ دکھ نہیں جس کا نتیجہ جنت ہو۔ مجھے یہی کہنا تھا اور میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور اپنے نبی پر درود بھیجو اللہ کی طرف سے سلام اور رحمت اور برکات آپ پر ہوں۔"

(تاریخ الخلفاء للسیوطی)

بقیہ: مالی قربانی

کم کر سکتا ہے۔ صحت کو نقصان پہنچائے بغیر اور اور کسی قسم کا حقیقی نقصان اٹھائے بغیر۔

تو جب جذبۂ ایثار بڑھ جائے تو قربانی کرنے کی قوت اور استعداد بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کا ذریعہ دعا ہے ہمیں ہر وقت یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اے خدا! تو نے ایک نور قرآن کریم کی شکل میں نازل کیا اس میں جہاں تو نے ہمیں اور بہت سی حسین ہدایتیں اور احکام دیئے ہیں وہاں انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق بھی بڑی ہی حسین اور وسیع تعلیم تو نے ہمارے سامنے پیش کی ہے اور ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم تیری راہ میں ان طریقوں پر جو تو نے بتائے ہیں اپنے اموال کو خرچ کرنے والے ہوں گے تو تو بہت سے انعامات اور فضل ہم پر نازل کرے گا۔ تو اے خدا تو ہمیں اپنے فضل سے اس بات کی توفیق عطا کر کہ ہم اس ہدایت پر عمل پیرا ہونے والے ہوں تاکہ ہم تیری نعمتوں اور فضلوں کو حاصل کر سکیں۔

پس ہم ان تین طریق سے اپنی قوت اور استعداد کو بڑھا سکتے ہیں۔ تو جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ ہم اپنی طاقت سے بڑھ کر اس کی راہ میں قربانی دیں لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے یہ مطالبہ ضرور کرتا ہے کہ ہم ہر وقت اور ہر طرح یہ کوشش کرتے رہیں کہ اس کی راہ میں ہماری قربانی دینے کی طاقت اور استعداد ہمیشہ بڑھتی چلی جائے تاکہ ہم ہمیشہ پہلے کی نسبت زیادہ سے زیادہ اس کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ (الفضل ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۲-۳)

بقیہ اداریہ

خطوط ہی کے سلسلہ میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں آپ کی تجاویز اور آراء کا شدت سے انتظار رہتا ہے لیکن اس سلسلہ میں صرف اتنا کہہ دینا کہ اخبار بہت اچھا ہے کافی نہیں یا اخبار کے کسی کارکن کی خاص طور پر تعریف کر دینا ہمارے لئے تسکین کا باعث نہیں۔

ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنی ضروریات کا ذکر کریں اور ہمیں بتائیں کہ ان میں سے کون کون سی ضرورت پوری ہو رہی ہے اور کون سی ایسی چیزیں ہیں جو آپ اس پرچہ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو مضامین ہم چھاپتے ہیں ان پر تبصرہ کا آپ کو پورا پورا حق حاصل ہے۔ آپ ہمیں بتائیں کہ ان مضامین کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں۔ آپ ان سے اتفاق کرتے ہیں یا آپ ان کے متعلق کوئی ایسی بات کہنا چاہتے ہیں جو ان کی مزید وضاحت کر سکے یا ان میں سے کسی بات کو آپ پسند نہیں فرماتے یا اس کی تردید کرنا چاہتے ہیں۔

غرض تبصرہ اور تنقید یہ دو باتیں ایسی ہیں کہ ہم آپ کے خطوط میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ایڈیٹوریل آپ کے لئے ہماری طرف سے ایک خط کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ ان کے متعلق اپنی رائے سے ہمیں مطلع فرمائیں اور جہاں کہیں آپ یہ دیکھیں کہ ہم نے کوئی بات اس طرح تحریر کی ہے کہ آپ اس کے کسی اور پہلو کو سامنے لانا مفید سمجھتے ہیں تو ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ ہمیں اس زاویے کے متعلق ضرور تحریر فرمائیں گے۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ اخبار انہی تبصروں کا ایک گوشہ بھی مہیا کر سکے۔ اسی سلسلہ میں ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ ہم سے تعاون فرمائیں گے اور اپنے خطوط میں ایسی باتیں ضرور تحریر فرمائیں گے جو ہمارے قارئین کے لئے اضافۂ علم کا باعث ہوں۔

الفضل کا پہلا شمارہ

جن احباب کو الفضل کے دورِ نو کا پہلا شمارہ (۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء) نہ ملا ہو یا دیگر ایسے احباب یہ شمارہ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۶۸۰۸ میں بشریٰ اطیبہ بنت جماعت علی شاہ قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۷ ماہ۔ ۲۳ سال آج بتاریخ ۱۸/۷/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: بشریٰ اطیبہ بنت جماعت علی شاہ صاحب ۱/۲۱ دارالعلوم غربی ۲ ربوہ۔ گواہ شد (۱) جماعت علی شاہ والد موصیہ۔ گواہ شد (۲) نذیر احمد شاد وصیت ۱۹۲۸۱

مسل ۲۶۸۰۹ میں وحیدہ تنویر زوجہ بشیر احمد شاہد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن سٹیل ٹاؤن ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) نقد ۵۰۰۰/- روپے (۲) طلائی بالیاں ۲ عدد ۳ گرام مالیتی ۷۰۰/- روپے (۳) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے (وصول شدہ) اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: وحیدہ تنویر زوجہ بشیر احمد شاہد گلشن جدید سٹیل ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد (۱) اعجاز احمد وصیت ۲۰۵۱۰ گواہ شد (۲) بشیر احمد شاہد سیکرٹری مال سٹیل ٹاؤن کراچی۔ ۲۵۰۱۱

مسل ۲۶۸۱۰ میں مسز راحیلہ اخلاق زوجہ اخلاق احمد قریشی قوم یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن سولجر بازار ۱ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۲-۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰۰/- بذمہ خاوند محترم (۲) ۱/۲ ۳ تولہ سونا مالیتی ۵۰۰۰/- روپے (۳) چاندی کی پازیب مالیتی ۵۰۰/- روپے (۴) سونے کی چار ناتیں ۱۱۰۰/- روپے (۵) سونے کی چین اور دو بالیاں مالیتی ۶۰۰/- روپے (۶) ٹکہ۔ ننھا انگوٹھی وزنی سوا تولہ مالیتی ۳۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: راحیلہ اخلاق زوجہ اخلاق احمد قریشی۔ گواہ شد (۱) اخلاق احمد قریشی وصیت ۲۵۹۶۷ گواہ شد (۲) محمد غیاث قریشی وصیت ۱۶۰۲۳

مسل ۲۶۸۱۱۔ میں منور احمد ولد عبد المنان صاحب قوم قاضی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: منور احمد ولد عبد المنان صاحب سب انجینئر ۶۷/A سول ایریا اوکاڑہ۔ گواہ شد (۱) چوہدری مجید احمد وصیت ۱۸۰۱۸ گواہ شد (۲) رانا محمد سرور وصیت ۱۹۳۴۴

مسل ۲۶۸۱۶۔ میں مقبول احمد شاد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۵۵ دار النصر شرقی ربوہ حال جاپان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۲-۸۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰۰/- ین ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: مقبول احمد شاد ولد محمد ابراہیم صاحب ۲۱/۵۵ دار النصر شرقی حال جاپان گواہ شد (۱) فہیم احمد خالد مربی سلسلہ وصیت ۲۵۲۳۵ گواہ شد (۲) مبشر احمد صاحب وصیت ۲۲۸۲۶

مسل ۲۶۸۱۷ میں ARTATING DOUGHTER OF USNEN پیشہ نرس پنشنر عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۷۰ ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مع زمین مالیتی ۱۰۰۰۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ ARTATING Binti USNEN گواہ شد (۱) حمید احمد سکارجو وصیت ۲۳۷۳۸ گواہ شد (۱) R. ADANG ABBAS Bin WASIUM

مسل ۲۶۸۱۸ میں رمضان ولد مفضل MADHANI صاحب پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت ۱۳ فروری ۸۶ء ساکن پوسٹ بکس ۱۵ تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۷-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۲۰۰/- تنزانیہ کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس از گورنمنٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رمضان ولد مفضل صاحب MADHANI پوسٹ بکس ۱۵ ٹبورا تنزانیہ۔ گواہ شد (۱) عبد القدیر فیاض وصیت ۲۳۰۵۸۔ گواہ شد (۲) وسیم احمد چیمہ وصیت ۲۱۲۵۲۔

دعائے مغفرت

مکرم رشید احمد خالد ابن مولانا عبد الخالق صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) دل کا دورہ پڑنے سے مؤرخہ ۴ دسمبر بروز اتوار دن ساڑھے دس بجے وفات پاکر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم انتہائی ہنس مکھ، ملنسار اور دین کے بارے میں غیر معمولی غیرت رکھنے والے تھے۔ مرحوم ومغفور نے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ چار بیٹے رضوان خالد متعلم جامعہ احمدیہ کاشف ریحان عاطف وقاص احمد فرحان اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(طاہر محمود خان مربی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ نائیجیریا میں

بین الاقوامی ماڈل نرسری سکول قائم کریگی

معروف احمدی ماہر تعلیم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب کا دورہ نائیجیریا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی یہ خواہش کہ افریقی شہریوں کا علمی معیار بلند کیا جائے اب حقیقت کا روپ دھارنے لگی ہے۔ نائیجیریا سے شائع ہونے والے جماعت احمدیہ کے ترجمان ہفت روزہ "ٹروتھ" نے خبر دی ہے کہ ایک معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب نے حضور کی ہدایات کی روشنی میں نائیجیریا کا دورہ کیا تاکہ یہاں پر نرسری / پرائمری سکول قائم کرنے کے لیے ایک رپورٹ تیار کی جائے

ڈاکٹر شاہد صاحب نے جو پاکستان (ربوہ) میں ایک نرسری / پرائمری سکول اور ایک سیکنڈری کالج کے مالک ہیں نے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی یہ خواہش ہے کہ یہ منصوبہ جلد از جلد شروع کر دیا جائے۔ ٹروتھ نے بتایا ہے کہ یہ بین الاقوامی نرسری / پرائمری سکول اکویی ۱۸۵۷۱ میں یا لیگوس میں اکیجا کے مقام پر حکومت کیطرف سے مخصوص علاقے میں قائم کیا جائے گا۔

ٹروتھ نے بتایا ہے کہ یہ بھی یاد رہے کہ چند ماہ قبل نائیجیریا میں حضور کی طرف سے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کا ایک وفد بھجوایا گیا تھا تاکہ وہ نائیجیریا کے احمدیہ ہسپتالوں کی ضروریات کا جائزہ لیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ ضروریات پوری کرنے کی کوشش کی جائیگی

(ملخص از ہفت روزہ ٹروتھ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۸)

خبریں

۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے آج قومی اسمبلی میں کہا ہے کہ انکی حکومت ہمیشہ آئین اور صوبائی خود مختاری کا احترام کرے گی۔ بلوچستان اسمبلی توڑے جانے کے بارے میں ایک تحریک پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت کو بلوچستان اسمبلی توڑے جانے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں تھی اور انکو آج صبح اس صوبے سے یہ خبر موصول ہوئی کہ گورنر بلوچستان نے اسمبلی کو توڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انکو اٹارنی جنرل نے بتایا کہ آئین کے آرٹیکل ۱۱۲ کے تحت گورنر بغیر وفاقی حکومت کو اطلاع دیئے اسمبلی توڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس صوبے کے گورنر پیپلز پارٹی کی حکومت آنے سے پہلے مقرر شدہ ہیں اور اس صوبے کے وزیر اعلیٰ اسلامی جمہوری اتحاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا جو بھی اقدامات کئے گئے ہیں وہ اس آئین کے مطابق ہیں جو نافذ ہے۔ اگر اسمبلی کے اراکین آئین کو بدلنا چاہتے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ وہ آگے آئیں اور اس سلسلے میں حکومت سے تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک اس آئین میں تبدیلی نہ کی جائے پیپلز پارٹی کی حکومت اس آئین کی ہر حال میں پابند رہے گی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ چند دن قبل انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ ان کی حکومت صوبوں کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی اور ابھی تک ان کی حکومت نے صوبائی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کی اور نہ ہی مستقبل میں ایسا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب معاملہ بلوچستان کے عوام کے ہاتھ میں ہے اور وہ اکیلے ہی اس کا فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں انہوں نے اعلان کیا کہ جو بھی پارٹی صوبے میں اکثریت حاصل کرے گی مرکزی حکومت اس کا احترام کرے گی۔

اس سے قبل غلام حیدر وائیں، سیدہ عابدہ حسین، سید احمد عالم انور رانا نذیر احمد اور شیخ رشید احمد نے بلوچستان اسمبلی توڑنے کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کی۔ سپیکر نے اس تحریک پر اپنی رولنگ محفوظ رکھی۔ اس پر اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کر گئی۔

★ صوبہ سرحد میں آئندہ سال کے لئے ۸ ارب ۶۸ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا بجٹ پیش کر دیا گیا۔ جس میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ۲ ارب سے زائد روپے رکھے گئے ہیں۔

بقیہ:۔ پروفیسر عاطف صاحب

کوچنگ کا سلسلہ جاری رکھا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ انچارج شعبہ سمعی بصری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور تین بچے مکرمہ ثمینہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر فضل محمود صاحب مارشس (عزیزہ موصوفہ والد کی وفات سے پہلے مارشس کے لئے روانہ ہوئی تھیں) مکرم محمود عاطف صاحب طالب علم فورتھ ایئر علامہ اقبال میڈیکل کالج اور عزیز حامد مقصود صاحب طالب علم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کو اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا کرے ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

اگر کیمیکل اور میکنیکل طریقوں سے

مرض کی تشخیص نہیں ہو رہی یا

بیماری معلوم ہونے کے باوجود بار بار

دوائیں فیل

ہو جاتی ہیں تو

CURATIVE DIAGNOSTIC FORM

کیوریٹو تشخیص فارم میں

بفضلہ تعالیٰ

اِن مشکلات کا حل موجود ہے

-/3 روپے فی کاپی، ڈاکٹر صاحبان کیلئے -/200 سینکڑہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ

ایک بہت بڑا رہائشی منصوبہ المعروف

نصرت آباد فیز II منظوری کے آخری مرحلہ میں

اقساط پر دینے کا اعلان

نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

فون: دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

ہر گھر کی پسند

سوّیاں

رحمت

تیار کردہ: نعمت کرامت گول صابن والا

فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ

• اور قابل اعتماد اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں